ناکام تجربہ۔۔۔یا فاسد منہج

صلیبیوں، جزیرۃ العرب کے طواغیت اور یمن میں اُنکے ایجنٹوں سے تنظیم القاعدہ کی پہلی جنگ میں، تنظیم نے اپنے دشمنوں کے سامنے اپنے آپکو اکیلا پایا۔ وہ عوام الناس جنکو وہ اپنے خطابات میں "عوامی حمایت" کا نام دیتے تھے، تنظیم نے کہیں بھی انہیں اپنی صفوں میں موجود نہ پایا، بلکہ عوام الناس تو القاعدہ کے خلاف کفار کی صفوں میں کھڑے تھے۔ پس القاعدہ نے صحرا کی طرف پسپائی اختیار کرلی جہاں سے وہ کچھ مہینے قبل اس زعم کے ساتھ آئی تھی کہ وہ جنوبی اور مشرقی یمن میں حملہ آور حوثیوں سے عوام کی حفاظت کرنا چاہتی ہے۔

اس گمراہ تنظیم نے اپنی تمام کوششوں کا محور "عوامی حمایت" کی خوشنودی حاصل کرنا بنالیا اور اپنے آپکو انکا حمایتی بنا کر پیش کیا کہ ہم حملہ آور دشمن سے تمہارا دفاع کرنے آئے ہیں۔ اس دوران "تنظیم" نے کوشش کی کہ اسکی صورت ایک خیراتی جماعت کی سی ہو جو لوگوں میں امداد تقسیم کرتی ہے یا ترانوں اور کھیلوں کے مقابلے کروانے والے گروپ کے طور پر اپنے آپ کو ظاہر کیا جائے یا سڑکیں بنانے والی اور کیڑے مار دوائیوں کا سپرے کرنے والی کمپنی کا روپ دھارا جائے۔

ایک معتدبہ رقبہ اور زمین پر قبضے کے باوجود القاعدہ اقامتِ دین اور شریعت کی حاکمیت قائم کرنے سے اعراض کرتی رہی کیونکہ وہ منافقین کے غصے اور مرتد طاغوتوں کے چڑھ آنے سے ڈرتے تھی۔ پس انہوں نے اللہ کے حکم کو بھول کر لوگوں کی خواہشات کے مطابق حکومت کرنی شروع کردی۔ اللہ تعالی نے فرمایا: (فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الۡحَقِّ) (سو تو ان میں اس کے موافق حکم کر جو اللہ نے اتارا ہے اور جو حق تیرے پاس آیا ہے اس سے منہ موڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر) اور فرمایا: (وَاَنِ احۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ وَاحۡذَرۡهُمۡ اَنۡ يَّفۡتِنُوۡكَ عَنۡۢ بَعۡضِ مَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ) (تو ان میں اس کے موافق حکم کر جو اللہ نے اُتارا ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر اور ان سے بچتا رہ کہ تجھے کسی ایسے حکم سے بہکا نہ دیں جو اللہ نے تجھ پر اتارا ہے)۔ اس پر مستزاد یہ کہ القاعدہ نے اپنے متبعین کو یہ دھوکا دینا شروع کردیا کہ ہم اللہ کی شریعت کی تطبیق کر رہے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ دین کے بعض احکام۔۔۔ جنہیں "عوامی حمایت" قبول کرتی ہے۔۔۔ نا کہ وہ احکامات جو "عوامی حمایت" کو پسند نہیں۔۔۔ کا نفاذ شریعت کا نفاذ نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح القاعدہ نے اپنے قتال کو محض ان لوگوں تک محدود کردیا جن سے "عوامی حمایت" لڑنا چاہتی تھی جبکہ طاغوتی حکومت کے کارندوں اور فوجیوں سے قتال کو ترک کردیا۔ نیز عوام کے درمیان موجود مرتدین کو اُنکے حال پر چھوڑ دیا جسکا لازم نتیجہ یہ تھا کہ اسلام سے خارج کرنے والے اُنکے افعال اُنکی نظروں میں مزین ہو گئے۔ پس آج کی القاعدہ، علماءِ سلاطین کا دوسرا رُخ بن چکی ہے۔ حکمرانوں کے علماء اپنے آقا طواغیت کو خوش کرنے کے لیے ہر جائز ناجائز فعل کر گزرتے ہیں، پس یہ حکمرانوں کو پسند عقیدہ اختیار کرتے ہیں اور انکی ہدایت پر ہر اچھے برے فعل کو خوبصورت بنا کر پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح القاعدہ بھی حکمرانوں کے علماء اور اُنکے ایجنٹوں کی مانند "عوامی حمایت" کے طاغوت کو خوش کرنے کے لیے ہر حد سے گزر جاتی ہے۔

آج جو حال یمن کی القاعدہ کا ہے وہی حالات القاعدہ کی تمام شاخوں کے بھی ہیں۔ ہر شاخ نے عقیدہِ ارجاء میں غلو اور "عوامی انقلابات" کے منہج کو اختیار کرلیا ہے، پس القاعدہ کی ان تمام فروعات کا انجام جلد یا بدیر یمن کی زوال پذیر القاعدہ جیسا ہی ہوگا۔

بے شک القاعدہ کی تمام فروعات اور اِسکی قیادت کذب بیانی سے کام لیتی ہے جب وہ یہ بیان دیتی ہے کہ "عوامی حمایت" سے اُسکا تعلق محبت اور وفاداری کا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ القاعدہ کا "عوامی حمایت" سے تعلق خوف اور ڈر کے سوا کچھ نہیں۔ القاعدہ دشمنوں سے زیادہ اس بات سے خوفزدہ رہتی ہے کہ "عوامی حمایت" کہیں اُسکے خلاف ہو کر صحواتی مجموعات نہ کھڑے کر دے یا مشکل اوقات میں "عوامی حمایت" القاعدہ کو اکیلا نہ چھوڑ دے۔ پس یہ "عوامی حمایت" پر ہر چیز حتیٰ کہ دین بھی قربان کر دیتے ہیں۔ اسکے باوجود اسی "عوامی حمایت" نے طواغیت سے پینگیں بڑھائیں، انہیں اپنی سرزمین پر آنے کی دعوت دی، القاعدہ سے منہ پھیر لیا اور اسکے سپاہیوں کو شہروں سے نکال باہر کیا۔ یمن میں بعینہ یہ حالات پیش آچکے ہیں اور شام اور لیبیا میں اسکے آثار نمایاں ہیں۔

جہاں تک دولتِ اسلامیہ کا تعلق ہے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اِسے پہلے ذکر کردہ گمراہیوں سے بچا کر عبادت کو اللہ وحدہ لاشریک کے لیے خالص کرنے کی توفیق دی اور اِسکے لیے منہجِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے کو آسان فرمادیا۔ پس دولتِ اسلامیہ نے اپنے منہج کی بنیاد قتال پر رکھی تا کہ دین کُل کا کُل اللہ کے لیے ہو جائے اور جہاں جہاں بھی اسکی حکومت پہنچے وہاں دین قائم ہو جائے۔ پس دولتِ اسلامیہ نے اللہ کے فضل سے اس راستے پر سچائی اور ثابت قدمی دکھائی اور جہاں جہاں اللہ نے دولتِ اسلامیہ کو تمکین دی تو اِسکی قیادت اور مجاہدین نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اقامتِ دین اور نفاذِ شریعت کو جاری رکھا یہاں تک کہ خلافت کا اعلان کر دیا گیا۔ اسی طرح دولتِ اسلامیہ نے اپنے قریب پائے جانے والے ہر مشرک و مرتد سے قتال کیا اور اُن پر سختی کی۔ اور بفضل اللہ دولتِ اسلامیہ ایک شدید جنگ میں ثابت قدم ہے جسکی معاصر تاریخ میں مثال نہیں ملتی کہ تمام ملتِ کفر دولت اسلامیہ سے جنگ کے لیے جمع ہو چکا ہے۔ اور دولتِ اسلامیہ کے سپاہی اللہ کے دشمنوں کی خوب خوں ریزی اور شدید نقصان پہنچانے سے پہلے کسی علاقے سے پیچھے نہیں ہٹے پس کفار کے لیے فتح کی خوشی منانے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔

القاعدہ نے مکلا، ابین اور زنجبار سے پسپائی اختیار کر کے ان علاقوں کو طواغیت کے حوالے کر دیا۔ اسکے برعکس یہی القاعدہ شام میں دولتِ اسلامیہ سے مختلف علاقے چھین کر صحوات کو دینے کے لیے جنگ کر رہی ہے۔ اور یہی کام القاعدہ کی برادر تنظیموں نے لیبیا میں درنہ کے شہر میں کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر خلافت کی فوج یمن اور حضرِموت کے شہروں پر شریعت کے نفاذ کے لیے حملہ کرے تو القاعدہ اپنے آخری پیروکار کو بھی دولتِ اسلامیہ کے خلاف جنگ کا حکم دے گی اور اس مقصد کے لیے القاعدہ اپنے دشمنوں سے اتحاد قائم کرنے میں ذرا بھی نہیں کترائے گی چاہے اُسکے اتحادی مرتد صحوات اور طاغوتی فوج ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ شام میں اِنکے پیروکاروں نے کیا۔

بے شک القاعدہ اور اِسکے متبعین کا مسئلہ کسی علاقے سے پسپائی یا اسلحہ و مال کا خسارہ نہیں بلکہ اسکے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد کو بعض رموز و علامات اور جھوٹے نعروں سے دھوکا دے دیا گیا ہے۔ پس اِنکے عقیدے میں انحرافات، جو عسکری پسپائی کی اصل وجہ ہیں، کو واضح کرنا انتہائی ضروری ہے تا کہ دھوکے بازوں کو بے نقاب کیا جا سکے، دھوکے میں آئے لوگ ہدایت پا سکیں اور مجرموں کا راستہ کھل کر واضح ہو جائے۔